

معروف فقہی اور امیر حزب التحریر ، شیخ عطا بن خلیل ابو الرشتہ کی جانب سے ۱۳۳۰ ہجری بمطابق ۲۰۱۹ عیسوی کی عید الاضحیٰ کی مبارک باد

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے، اور دعائیں اور درود اللہ کے رسول ﷺ پر، اور ان کے اہل بیت پر، صحابہ پر، اور ان تمام پر جنہوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی:

معزز اسلامی امہ، اللہ کے مقدس گھر آنے والے حجاج، معزز داعی حضرات، اور فیس بک پیج پڑھنے والے معزز حضرات،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کے اعمال کو قبول فرمائے، اور اللہ آپ کی عید کو خوشیوں اور نعمتوں سے بھر دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ حجاج کے حج کو قبول فرمائے، اور اللہ ان کے حج کو ایسے قبول فرمائے کہ ان کے گناہ معاف کر دیے جائیں۔ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو اس سال حج نہیں کر سکے انہیں توفیق عطا فرمائیں کہ وہ آنے والے سال حج کر سکیں۔

میرے معزز بھائیوں اور بہنوں، تکبیر کے ساتھ ہماری عزت ہوتی ہے، اور اسلام کی نعمتوں کی وجہ سے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں، اور ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں حزب التحریر کی صفوں میں شامل ہو کر خلافت کے دوبارہ قیام کی جدوجہد کے ذریعے اسلام کا داعی بننے کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرتے ہیں کہ استعماریوں اور ان کے ایجنٹوں، مسلم علاقوں پر مسلط حکمرانوں، وہ جن کے دل بیمار ہیں، اور منافقوں کی سازشوں اور تہمت لگانے والوں کے باوجود، حزب نے اپنے پیر مضبوطی سے زمین پر جمائے ہوئے ہے۔ یقیناً ہم تکبیر کے ذریعے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، واللہ الحمد۔

حزب التحریر جس خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے اس کے قیام کے خوف سے استعماریوں کی نیند اڑی ہوئی ہے، مسلم علاقوں پر ان کے ایجنٹ حکمران دہشت زدہ اور منافقین پریشان ہیں، اور آنے والی خلافت کے احتساب سے بچنے کے لیے کفار کی پیروی کر رہے ہیں۔ فَنَرَى الَّذِیْنَ فِی قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُونَ فِیْهِمْ یَقُولُونَ نَحْشَى أَنْ نُصِیْبَنَا دَائِرَةً فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ یَأْتِیَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فِیُضِیْبِحُوا عَلٰی مَا أَسْرَوْا فِیْ أَنْفُسِهِمْ نَادِمِیْنَ "تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے" (المائدہ ۵:۵۲)۔

بھائیوں اور بہنوں، اپنے قیام کے وقت سے ہی حزب بحرانوں کا سامنا کر رہی ہے۔ کئی لوگوں کے عمل کی وجہ سے جن کے ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے یا ان کی منافقت کی وجہ سے اللہ نے ان سے ان کی بصیرت چھین لی اور ان کی دلوں سے احساس ختم کر دیا، لہذا انہوں نے گناہ اور ظلم میں یہ سوچ کر معاونت کی کہ وہ خلافت کی واپسی کو روک سکتے ہیں۔ ایسی قومیں تھیں جو سچ کی وجہ سے دنگ رہ گئیں، اور ایسے گروہ اور افراد تھے جو سچ بات سے ڈرتے تھے، اور ان دونوں گروہوں کو ان کی شیطانی سازشوں نے گھیر لیا، اور اللہ رب العزت سچے ہیں، وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ " اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے" (فاطر ۳۵:۴۳)۔

جہاں تک کافر استعماری ممالک کا اسلام اور اس کی ریاست کی واپسی کے حوالے سے رویے کا

تعلق ہے، تو صلیبیوں کی طرح یہ بھی خلافت سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ ممالک اور ان کے ایجنٹوں نے ریاست خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنے والے کارکنوں کے خلاف ہر ممکن گھٹیا ہتھکنڈے استعمال کیے اور ظلم و ستم کی نئی نئی داستانیں رقم کیں، انہیں گرفتار کیا اور انہیں اس حد تک تشدد کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ

قید میں شہید ہو گئے۔ اپنے اس جرم کی وجہ کبھی نام نہاد دہشت گردی قرار دی اور کبھی یہ دعویٰ کیا کہ یہ دہشت گرد بناتے ہیں۔ حال ہی میں وہ آئن لائن دہشت گردی کے دعوے کے ساتھ سامنے آئیں ہیں۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ حزب اپنے اراکین کے صفحات کو دہشت گردی کی خیالات سے بھر تی ہے جو لوگوں کو دہشت گردی پر اکساتے ہیں۔ لہذا وہ حزب کے اراکین کو ان کے صفحات پر ہراساں کر رہے ہیں، انہیں گرفتار کر رہے ہیں اور اس جواز پر انہیں تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں کہ وہ آئن لائن دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ حزب کے اراکین کے صفحات سچ بات کی ترویج اور حقیقت کو بیان کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں کے صفحات جھوٹ، دھوکہ اور الزامات سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ انہیں تباہ کرے یہ کس قدر دھوکے کا شکار ہیں۔۔۔

جہاں تک ان لوگ کا تعلق ہے جن کے دل بیمار ہیں، منافقین اور وہ جو جھوٹ پھیلاتے ہیں:

ان کے جھوٹ آج شروع نہیں ہوئے بلکہ یہ سلسلہ تو پہلے سے جاری ہے، لیکن ان کی تنقید اور جھوٹے دعوے پہلے صرف حزب کی قیادت اور اس کے منصب داروں کے خلاف ہوتے تھے لیکن دھوکہ دینے کے لیے حزب کے افکار اور طریقہ کار پر اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔۔۔ اس طرح انہوں نے خود کو پیش کیا اور اپنے حقیقی ہدف اور مقصد کو چھپایا جو کہ یہ تھا کہ صرف قیادت ہی نہیں بلکہ حزب کے ڈھانچے کو بلا کر رکھ دیا جائے۔ لیکن حالیہ کچھ سال کے دوران انہوں نے حزب کے ڈھانچے کے ساتھ ساتھ اس کے

افکار اور طریقہ کار کو بھی اپنے نشانے پر لے لیا ہے۔ انہوں نے اپنی توجہ تبنی، نصرہ، امت کی قیادت، احتساب اور ماہانہ اجلاس وغیرہ جیسے امور پر کر لی ہے۔ اور اس طرح خود کو دوسروں کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔ جو مقصد یہ چھپا رہے ہیں جو کہ حزب کے افکار اور طریقہ کار پر جماعت کے اعتماد کو ختم کرنا ہے، ہر اس شخص پر واضح ہو گیا ہے جو آنکھیں رکھتا ہے۔۔۔ لیکن حزب ڈٹی رہی اور اپنے افکار اور طریقہ کار پر چلتی رہی۔ **كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا** " (وہ ایسی ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں " (ابراہیم ۲۴: ۱۴)۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام کائنات کا مالک ہے۔

معزز بھائیوں اور بہنوں، استعماری کافر ممالک اور ان کے ایجنٹ آرام سے نہیں بیٹھیں گے بلکہ وہ بدنیتی پر مبنی اپنی کارروائیاں جاری رکھیں گے اور ایک کے بعد ایک حملے کریں گے کیونکہ ان کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ حزب کو خلافت کے قیام سے باز رکھیں بالکل ویسے ہی جیسے حزب اور ایمان والوں کے لیے خلافت کا قیام بہت ضروری اور اہم ہے۔ اسلام کے دشمن خلافت اور حزب کے خلاف منصوبے بنانے سے باز نہیں آئیں گے۔ اگرچہ ان کے پاس ہم سے زیادہ وسائل ہیں لیکن چار حقائق ایسے ہیں جو ہمیں یقین دہانی کراتے ہیں اور ہمارے ارادے کو تقویت پہنچاتے ہیں، اور یہ یقین اور ارادہ اللہ کے حکم سے کسی بحران یا سازش سے متزلزل نہیں ہوگا، بلکہ ان کی سازشیں ہمارے یقین اور ارادے کو مزید مضبوط کریں گی اور شیطانی منصوبے خود انہی پر پلٹ جائیں گے اور ان کی اپنی تباہی کا باعث بنیں گے۔ **وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِيُرْوَلْ مِنْهُ الْبُحْبَالُ** " اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں اللہ کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں " (ابراہیم ۱۴: ۶۶)۔

اور حزب سچ بات کہتی رہے گی اور اللہ کے لیے کسی تہمت لگانے والے کی پرواہ نہیں کرے گی جب تک کہ اللہ کے حکم سے خلافت قائم نہیں ہو جاتی چاہے کچھ لوگ اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔

چار حقائق یہ ہیں:

پہلی حقیقت: مشکلات و مصائب کے ساتھ ہی آسانی بھی آتی ہے۔ یہ بات اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک سے زائد بار ارشاد فرمائی ہے: **حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ** " یہاں تک کہ جب پیغمبر ناامید ہو گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ اپنی نصرت کے بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی (اس میں) وہ سچے نہ نکلے تو ان کے پاس

ہماری مدد آپہنچی۔ پھر جسے ہم نے چاہا بچا لیا۔ اور ہمارا عذاب (اتر کر) گنہگار لوگوں سے پھرا نہیں کرتا" (یوسف: ۱۱۰)۔

یہ رسول اللہ ﷺ کی ثابت شدہ سیرت ہے کہ جب مشکلات بڑھتی ہیں تو کامیابی بھی قریب ہی ہوتی ہے۔۔۔ سیرت ابن ہشام میں ہے: "ابن اسحاق نے کہا: خدیجہ بنت خویلد اور ابو طالب ایک ہی سال انتقال فرما گئے، اور رسول اللہ ﷺ پر ایک کے بعد ایک مصائب نازل ہونے لگے۔۔۔ یہ ہجرت سے تین سال پہلے کا وقت تھا۔۔۔ ابن اسحاق نے کہا: جب اللہ عزوجل اپنے دین کو غالب اور اپنے رسول کو مضبوط اور اپنے وعدے کو پورا کرنا چاہتے تھے۔۔۔ آپ ﷺ کے پاس الخزرج کا ایک وفد آیا۔۔۔ آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی دعوت پیش کی۔۔۔ انہوں نے جواب دیا اور ان سے قبول کر لیا۔۔۔"

اگلے سال پہلی بیعت عقبہ منعقد ہوئی، اس کے اگلے سال دوسری بیعت عقبہ ہوئی اور اس کے اگلے سال ہجرت ہوئی اور ریاست قائم ہوئی۔۔۔ لہذا جب ایمان والے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو وہ اللہ القوی، العزیز، الحکیم کی اجازت سے آسانی اور کامیابی کی نوید ہوتی ہے۔

دوسری حقیقت: اللہ نے حکمرانی کا وعدہ فرمایا ہے، وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ " جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا" (النور: ۵۵)۔

رسول اللہ ﷺ نے ظلم کے دور کے بعد، جس میں آج ہم رہ رہے ہیں، خلافت کے دور کی بشارت دی ہے۔ احمد اور ابوداؤد نے حذیفہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، «...ثُمَّ تَكُونُ جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَىٰ مِنْهَاجِ النَّبُوَّةِ»، ثُمَّ سَكَتَ... "۔۔۔ پھر ظلم کی حکمرانی ہو گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا اس کا خاتمہ کر دے گا، اور اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت ہو گی" اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

تیسری حقیقت: اللہ کی جانب سے حکمرانی کا وعدہ اور خلافت کی واپسی کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی بشارت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کا وقت اللہ العزیز الحکیم نے لکھ دیا ہوا ہے اور جس میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ اور ہر گزرتے دن کے ساتھ ہم اُس وقت مقرر سے دور نہیں بلکہ قریب ہوتے جا رہے ہیں، لہذا ہماری روحیں تڑپ رہی ہیں اور اس امید سے جڑی ہوئی ہیں۔

چوتھی حقیقت: اللہ سبحانہ و تعالیٰ خلافت کے قیام کے لیے فرشتے نہیں اتاریں گے بلکہ اللہ کی یہ سنت ہے کہ وہ انہیں عزت سے نوازتا ہے جو اسے خود اپنے ہاتھوں سے قائم کرنے کی سنجیدہ اور سخت جدوجہد کرتے ہیں۔ حزب التحریر، جو کہ خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے، اللہ کے حکم سے اس کی حقدار ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کامیابی دے کر یہ عزت عطا فرمائے، اور ہم خلافت کے سپاہی بن جائیں، اور ہماری عید کی تکبیریں میدان جنگ میں فاتح سپاہیوں کی تکبیروں کے ساتھ مل جائیں۔ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ " اور اُس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے" (الروم: ۴-۵)۔

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا اله الا الله ، الله اكبر ، الله اكبر ، وا لله الحمد۔

ولسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

آپ کا بھائی

۱۰ ذی الحج ۱۴۴۰ ہجری کی شام

عطا بن خلیل ابو الرشته

بمطابق ۱۱ اگست ۲۰۱۹ عیسوی

امیر حزب التحریر